36784- کیا کام نماز کی تاخیر کے مباح عذر میں شامل ہوتا ہے ؟

سوال

میں ملازمت کرتا ہوں، اور نماز فجر اور ظہر کی نماز ادا کرنے کے لیے وقت نہیں ملتا، کیا میرے لیے کام کے بعد نمازیں ادا کرنی جائز ہیں ؟

پسندیدہ جواب

کسی بھی مسلمان شخص کے لیے بھی بغیر کسی عذر کے نماز میں وقت سے تاخیر کرنی حلال نہیں، اور وہ شرعی عذر جو نماز کا وقت نکل جانے کے بعد نماز ادا کرنا مباح کرتے ہیں ان میں نیند، بھول جانا، شامل ہیں، انسان کے لیے دنیاوی کام اور ملازمت نماز ترک کرنے یا اس میں وقت سے تاخیر کرنے کے لیے شرعی سبب نہیں.

بلکہ سچے مسلمانوں کی صفات میں شامل ہے کہ تجارت اور خرید و فروخت انہیں اللہ تعالی کے ذکر اور نماز سے غافل نہیں کرتے.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے :

{ایسے لوگ جنہیں تجارت اور خرید و فروخت اللہ کے ذکر سے اور نماز قائم کرنے اور زکاۃ ادا کرنے سے غافل نہیں کرتی، وہ اس دن سے ڈرتے ہیں جس دن بہت سے دل اور آنکھیں الٹ پلٹ ہو جائینگی، اس ارادے سے کہ اللہ تعالی انہیں ان کے اعمال کا بہترین بدلہ عطا فرمائے، بلکہ اپنے فضل سے کچھ اور زیادہ عطا فرمائے، اللہ تعالی جسے چاہے بغیر حساب کے روزیاں عطا فرماتا ہے}. النور (37-38).

شیخ عبد الرحمن السعدی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

یہ مرد ہیں چاہے تجارت کریں اور خرید و فروخت میں مشغول ہوں کیونکہ اس میں کوئی ممانعت نہیں، لیکن انہیں یہ تجارت غافل نہیں کرتی کہ وہ اسے "اللہ تعالی کے ذکر اور نماز قائم کرنے اور زکاۃ ادا کرنے" پر ترجیح دیں، بلکہ انہوں نے اپنا مقصد اور غرض و غایت اور مراد اللہ تعالی کی اطاعت اور اس کی عبادت بنایا ہوا ہے، اس لیے جو چیز بھی اللہ تعالی کی اطاعت اور ان کے مابین حائل ہو وہ اسے دور پھینک دیتے اور ترک کر دیتے ہیں.

اور جب اکثر نفوس اور لوگوں پر دنیا ترک کرنی شدید سخت تھی اور مختلف قسم کی تجارت اور کمائی کرنا محبوب ٹھرا، اور غالب طور پر اسے ترک کرنا مشکل اور مشقت کا باعث بنتا، اور اس پر اللہ تعالی کے حقوق کو مقدم کرنا انتہائی مشکل تھا تو اللہ تعالی نے بطور ترغیب اور ترہیب اس کی طرف لے جانے والی اشیاء کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا :

{وہ اس دن سے ڈرتے ہیں جس دن بہت سے دل اور آنکھیں الٹ پلٹ ہو جائینگی}.

اس دن کی ہولناکی کی شدت اور اس سے دلوں اور بدنوں کا اس سے دہل جانا، چنانچہ وہ اسی لیے اس دن سے ڈرے تو اللہ تعالی نے ان کے لیے عمل (یعنی آخرت کے لیے اعمال صالحہ) کرنے آسان کر دیے، اور اس کے راستے میں آڑے آنے والی اشیاء کو ترک کرنے میں آسانی پیدا کر دی.

ماخوذ از : تفسیر سعدی.

اللہ تعالی نے بغیر کسی عذر کے وقت سے لیٹ کر کے نماز ادا کرنے والے کو وعید سناتے ہوئے فرمایا ہے :

.{اور پھر ان کے بعد ایسے ناخلف پیدا ہوئے جنہوں نے نماز ضائع کردی اور نفسانی خواہشات کے پیچھے پڑ گئے، چنانچہ وہ عنقریب جہنم میں ڈالیں جائینگے، مگر وہ جس نے توبہ کرلی اور ایمان لے آیا اور اعمال صالحہ کیے یہی لوگ جنت میں داخل ہونگے، اور ان پر کچھ بھی ظلم نہیں کیا جائیگا}. مریم (59).

الغی: خسارہ، یا جہنم میں ایک وادی کا نام ہے.

اور ایک مقام پر ارشاد باری تعالی اس طرح ہے:

.{ان نمازیوں کے لیے ہلاکت ہے، جو اپنی نمازوں میں سستی کرتے ہیں}. الماعون (4-5).

ابن کثیر رحمہ اللہ تعالی اس کہتے ہیں:

ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہما سے کہا گیا کہ اللہ تعالی نے قرآن مجید میں نماز کا ذکر کثرت سے کرتے ہوئے فرمایا ہے:

.{وہ لوگ جو نماز کی ادائیگی میں سستی اور کاہلی سے کام لیتے ہیں}.

اور فرمایا:

.{وہ لوگ جو اپنی نمازوں کی پابندی کرتے ہیں}.

اور فرمایا:

.{وہ اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں}.

تو ابن مسعود رضی اللہ تعالی نے کہا: نمازوں کے وقت کی پابندی کرتے ہوئے نماز وقت میں ادا کرتے ہیں.

لوگ کہنے لگے: ہم تو یہ سمجھتے تھے کہ یہ نماز ترک کرنا ہے، تو ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ فرمانے لگے:

یہ تو کفر ہے...

اور اوزاعی رحمہ اللہ تعالی نے ابراہیم بن یزید رحمہ اللہ تعالی سے بیان کیا ہے کہ عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ تعالی نے یہ آیت تلاوت کی:

.{اور پھر ان کے بعد ایسے ناخلف پیدا ہوئے جنہوں نے ضائع کردی اور نفسانی خواہشات کے پیچھے پڑ گئے، چنانچہ وہ عنقریب جہنم میں ڈالیں جائینگے}.

پھر کہنے لگے: ضائع کرنے سے مراد نماز کا ترک کرنا نہیں، بلکہ انہوں نے نماز بروقت ادا نہ کرکے نماز ضائع کردی.

دیکھیں: تفسیر ابن کثیر (3/128-129).

چنانچہ آپ کے لیے کام کاج کے عذر کی بنا پر نمازیں وقت سے تاخیر کرکے ادا کرنی حلال نہیں، اس لیے اگر آپ کے لیے کام کاج کی بنا پر بروقت نماز کی ادائیگی ممکن نہیں تو آپ یہ کام اور ملازمت ترک کردیں، اور اس کے علاوہ کوئی اور کام تلاش کریں جو آپ کی نمازوں کے ضائع ہونے کا سبب نہ بنے.

اور پھر کسی عقلمند مسلمان کے لائق نہیں کہ وہ اپنے آپ کو اللہ تبارک و تعالی کی وعید کے سامنے پیش کرتے ہوئے اللہ تعالی کے عذاب سے دوچار ہو اور نہ ہی اس کے شایان شان یہ ہے کہ اپنا دین اس فانی دنیا کے بدلے فروخت کرتا پھرے.

واللہ اعلم.